روزنامہ

C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 15 اپریل 2002ء 1423 ہجری- 15 شہادت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 83

سید ولد آدم

حضرت ابوسعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- میں نسل آدم کا سردار ہوں- یہ کوئی فخر کی بات نہیں- حمد کا عَلَم میرے ہاتھ میں ہوگا مگر اس پر مجھے کوئی فخر نہیں- آدم اور اس کے ساتھ دوسرے تمام نبی میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے-

(جامع ترمذی کتاب التفسیر باب سورة بنی اسرائیل حدیث نمبر 3073)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کی حقانیت پر اس دلیل سے نہایت اعلیٰ واجلیٰ ثبوت پیدا ہوتا ہے کہ آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے وقت میں دنیا میں بھیجے گئے کہ جب دنیا زبان حال سے ایک عظیم الشان مصلح کو مانگ رہی تھی اور پھر نہ مرے اور نہ مارے گئے جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کر دیا- جب نبوت کے ساتھ ظہور فرما ہوئے تو آتے ہی اپنی ضرورت دنیا پر ثابت کر دی- اور ہر یک قوم کو ان کے شرک اور ناراستی اور مفسدانہ حرکات پر ملزم کیا جیسا کہ قرآن کریم اس سے بھرا ہوا ہے- مثلاً اسی آیت کو سوچ کر دیکھو جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) وہ بہت ہی برکت والا ہے- جس نے قرآن کو اپنے بندہ پر اس غرض سے اتارا جو تمام جہان کو ڈرانے والا ہو یعنے تا ان کی بدراہی اور بدعقیدگی پر ان کو متنبہ کرے- پس یہ آیت بصراحت اس بات پر دلیل ہے کہ قرآن کا بھی دعویٰ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں تشریف لائے تھے جبکہ تمام دنیا اور تمام قومیں بگڑ چکی تھیں اور مخالف قوموں نے اس دعویٰ کو نہ صرف اپنی خاموشی سے بلکہ اپنے اقراروں سے مان لیا ہے- پس اس سے بداہت نتیجہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت ایسے وقت میں آئے تھے جس وقت میں ایک سچے اور کامل نبی کو آنا چاہئے- پھر جب ہم دوسرا پہلو دیکھتے ہیں کہ آنجناب صلعم کس وقت واپس بلائے گئے تو قرآن صاف اور صریح طور پر ہمیں خبر دیتا ہے کہ ایسے وقت میں بلانے کا حکم ہوا کہ جب اپنا کام پورا کر چکے تھے- یعنی اس وقت کے بعد بلائے گئے جبکہ یہ آیت نازل ہو چکی کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا مجموعہ کامل ہو گیا اور جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہونا تھا وہ سب نازل ہو چکا- اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خداتعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں اور جوق در جوق لوگ دین اسلام میں داخل ہو گئے اور یہ آیتیں بھی نازل ہو گئیں کہ خداتعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کر دیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہو گئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہو گئی- تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہو گئے اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہو گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزارہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچا دوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچا دیں- تب ساری قوم نے بآواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ اور پھر فرمایا کہ یہ تمام تبلیغ اس لئے مکرر کی گئی کہ شاید آئندہ سال میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا- اور پھر دوسری مرتبہ تم مجھے اس جگہ نہیں پاؤ گے- تب مدینہ میں جا کر دوسرے سال میں فوت ہو گئے- اللھم صل علیہ وبارک وسلم-

(نورالقرآن- روحانی خزائن جلد 9 ص 358 تا 367)

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

میٹرک کے امتحانات حال ہی میں اختتام پذیر ہوئے ہیں اور بعض جگہوں پر ابھی ہونا باقی ہیں ان احمدی طلباء وطالبات کی مزید تعلیمی رہنمائی کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے Career Counselling کے موضوع پر پروگرام / سیمینار کروانے کی اشد ضرورت ہے- اس قسم کے پروگرام میں ان طلباء اور طالبات سے بھرپور مدد لی جائے جو پیشہ ورانہ اور جنرل اکیڈمک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس قسم کے پروگرام کے لئے بنیادی رہنمائی نظارت تعلیم کی طرف سے شائع شدہ مضمون ''میٹرک کے بعد آپ کیا کر سکتے ہیں'' مطبوعہ روزنامہ الفضل مورخہ 31 مئی 2001ء سے حاصل کی جا سکتی ہے- اس قسم کے پروگرام میں کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ طلباء وطالبات شامل ہوں اور بعد میں تفصیلی رپورٹ نظارت تعلیم کو ارسال کی جائے-

(نظارت تعلیم)

پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر مورخہ 21 اپریل 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت منداحباب سرجیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کر لیں- ریفر کے بغیر ان کو دکھانا ممکن نہ ہوگا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں بجلی کی آنکھ مچولی

ربوہ میں مورخہ 12- اپریل 2002ء بروز جمعہ کو سارا دن اور رات محکمہ کی طرف سے بغیر اطلاع دیئے بار بار بجلی بند ہونے کا سلسلہ جاری رہا- جس کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا- اس کی وجہ سے معمولات زندگی میں بار بار خلل پڑا- رائے عامہ کے حلقوں نے محکمہ بجلی کے حکام سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر اعلانیہ تعطل کو روکنے کیلئے ضروری اقدامات کرتے ہوئے عوام کی پریشانی دور کرے-

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

25

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

داعیان الی اللہ سے حضرت مسیح موعود کی توقع

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔ اکتوبر 1907ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے ایک تقریر میں فرمایا

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے بلکہ وہ خاص دین کے ہوگئے تھے اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے (مربیان) اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ تارک ہونے چاہئیں اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھجواتے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس امر کے واسطے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالیٰ خود مدد دیتا ہے۔

(ذکر حبیب ص 152)

میں آج سے احمدی ہوں

ٹوگو کے امیر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں لکھا کہ:۔

مخالفین نے احمدیت کی ترقی روکنے میں ناکامی پر گورنر کے پاس شکایت کی کہ جماعت احمدیہ کو دعوت الی اللہ سے روکا جائے۔ گورنر نے ایک روز ہمیں بلالیا جب ہمارے مخالفین پہلے سے وہاں موجود تھے گورنر نے کہا کہ اختلاف کیا ہے؟ اس پر ہمارے وفد نے احمدیت کا تعارف کروایا۔ گورنر نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ پھر کہا کہ مجھے اس بارے میں کتب مہیا کی جائیں۔ گورنر نے چند روز کے بعد کہا کہ میں نے تمام کتب پڑھ لی ہیں۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ احمدی ہونے کیلئے ایک فارم پر کرنا پڑتا ہے۔ مجھے بیعت فارم بھجوادو میں آج سے احمدی ہوں۔ چند دن کے بعد ٹوگو کے دوسرے گورنر بھی احمدی ہو گئے۔ اب اس علاقے میں 8 لاکھ سے زائد افراد احمدی ہو چکے ہیں۔

(الفضل سالانہ نمبر 2001ء)

روسی جیل میں دعوت الی اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر مجاہد روس محترم مولانا ظہور حسین صاحب 1924ء میں دعوت الی اللہ کی خاطر روس تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کو دردناک اذیتیں اور تکالیف دی گئیں اور جیل میں قید کر دیا گیا۔ وہاں بھی آپ نے دعوت الی اللہ جاری رکھی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

مولوی ظہور حسین صاحب بعد میں جب اکیلے روس میں داخل ہوئے تو وہ بھی 10 تاریخ تھی اور یہ 10 دسمبر کا دن تھا۔ آپ اشقہ آباد تک پہنچے لیکن جب آپ بخارا جانے کے لئے جہاں طے ہوا تھا کہ یہ اور محمد امین خان صاحب ملیں گے۔ ریلوے اسٹیشن پر پہنچے تو وہاں آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کے بعد پھر ایک لمبا دور آپ کو اذیتیں دینے کا شروع ہوا۔ اسی حالت میں جبکہ آپ قید تھے، چونکہ آپ کو رشین زبان نہیں آتی تھی۔ کوئی ساتھیوں سے رابطہ نہیں تھا آپ نے رویا میں دیکھا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ظہور حسین! آپ جیل میں (دعوت الی اللہ) کیوں نہیں کرتے'' اس رویا سے وہ خدائی منشاء سمجھ گئے اور اپنے ساتھیوں سے روسی زبان سیکھنی شروع کر دی۔ اور چونکہ کچھ مسلمان قیدی بھی ساتھ تھے۔ اس لئے ان سے زبان بھی سیکھی اور ان کو (دعوت الی اللہ) بھی شروع کی۔ چنانچہ سب سے پہلا روس میں جو احمدی ہوا ہے۔ وہ جیل میں ہوا ہے .... مولوی صاحب کو نمازوں میں منہمک دیکھتے اور جس طرح انکی طبیعت میں غیر معمولی رقت پائی جاتی تھی۔ یہ انہوں نے کتاب میں تو ذکر نہیں کیا۔ لیکن ہم جو بچپن سے ان کو جانتے ہیں۔ ہمیں علم ہے کہ وہ بہت ہی رقیق القلب تھے اور جلد جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ تو نمازوں میں بھی ان کی یہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔ اس کا اور ان کی تلاوت کا ان کے ساتھیوں پر گہرا اثر ہوا۔ اور اسی کے نتیجے میں ان کو زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی۔ ان کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ روس میں وہ شخص جو سب سے پہلے احمدی ہوا ہے وہ عبداللہ خان تھا یہ عبداللہ خان تاشقند کا رہنے والا تھا۔ اور اپنے علاقے کا بہت بڑا اور بارسوخ انسان تھا۔ عبداللہ خان کے ذریعے پھر اور قیدیوں میں بھی احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی اور کئی اور قیدیوں نے ان کی معرفت پھر بیعتیں کیں۔

(مولوی ظہور حسین مجاہد اول روس و بخارا ص 129)

کیا یہ آدمی کا کام ہے

اس زمانہ میں ذرا سوچو کہ میں کیا چیز تھا
جس زمانہ میں براہیں کا دیا تھا اشتہار
پھر ذرا سوچو کہ اب چرچا مرا کیسا ہوا
کس طرح سرعت سے شہرت ہو گئی در ہر دیار
جانتا تھا کون کیا عزت تھی پبلک میں مجھے
کس جماعت کی تھی مجھ سے کچھ ارادت یا پیار
تھے رجوع خلق کے اسباب مال و علم و حکم
خاندان فقر بھی تھا باعث عز و وقار
لیک ان چاروں سے میں محروم تھا اور بے نصیب
ایک انساں تھا کہ خارج از حساب و از شمار
پھر رکھایا نام کافر ہو گیا مطعونِ خلق
کُفر کے فتووں نے مجھ کو کر دیا بے اعتبار
اس پہ بھی میرے خدا نے یاد کر کے اپنا قول
مرجع عالم بنایا مجھ کو اور دیں کا مدار
سارے منصوبے جو تھے میری تباہی کے لئے
کر دیئے اس نے تبہ جیسے کہ ہو گردوغبار
سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ آدمی کا کام ہے
کوئی بتلائے نظیر اس کی اگر کرنا ہے وار
مکرِ انساں کو مٹا دیتا ہے انسانِ دگر
پر خدا کا کام کب بگڑے کسی سے زینہار
مفتری ہوتا ہے آخر اس جہاں میں روسیہ
جلد تر ہوتا ہے برہم افتراء کا کاروبار
افترا کی ایسی دم لمبی نہیں ہوتی کبھی
جو ہو مثل مدت فخر الرسل فخر الخیار

(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

محترم عبدالسمیع نون صاحب

اپنے آقا کے نقش قدم پر چلنے کی لازوال اور انمٹ داستانیں

سیدنا حضرت مسیح موعود اور آپ کے خدام کی بلند و بالا فیض رسانی

کسی کے کام بھی آؤ وگرنہ نام کا کیا ہے
تمہارا بھی نہیں رہنا ہمارا بھی نہیں رہنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو فرمایا کہ ایمان والوں کو ہم جو کچھ عطا کرتے ہیں۔ اس سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا اصل ہے۔ جو بخل کے خلاف گویا ایک اہم ہتھیار ہے۔ کسی کے پاس مال و دولت ہے۔ تو وہ ضرورت مندوں میں تقسیم کرے۔ علم ہے تو اس سے دوسروں کو روشناس کرائے۔ عقل و دانش اللہ نے عطا کی ہے۔ تو اس سے لوگوں کو بہرہ ور کرے قادر کریم نے اثر و رسوخ عطا کیا ہے۔ تو اس کا بھی انفاق کرے تا لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

یہ قرآن کریم کا اعجاز ہے۔ کہ ''ممارزقنٰھم'' دو الفاظ میں دین و دنیا کی ساری نعماء گنوا دی ہیں پھر قرآن کریم کی بہترین تفسیر اسوہ سیدنا حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت عائشہؓ کا مختصر قول کس قدر حکمتوں سے لبریز اور صداقتوں کا مجموعہ ہے۔ کہ کان خلقه القرآن۔ سید و مرشد رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا جس پہلو سے مطالعہ کریں تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ''نہ'' کا لفظ تو [illegible] مقدس لغات سے ہی آپؐ نے خارج فرما دیا تھا۔

رسول کریمؐ ہر شے کے عطا کرنے اور عقل و دانش کی تقسیم میں بہت سخی تھے۔ ابو جہل ازلی بدنصیب اور حضورؐ کا بدترین دشمن تھا۔ مگر جب اس سے کسی غریب کے حق دلانے کا موقعہ آیا تو آپؐ نے یہ نہ فرمایا میرا تو وہ دشمن ہے۔ اسی وقت اس نادار کے ساتھ ابو جہل کے پاس گئے اور اس سے کہا، کہ اس کا حق ادا کرو۔ حضور کا خداداد رعب اور جلال تھا۔ کہ بلا چون و چرا اس نے تعمیل ارشاد ہی میں عافیت سمجھی۔

اس واقعہ سے غرباء پروری، حق دار کو اس کا حق دلانے کے لئے حضورؐ کے قلب مطہر کی تڑپ اور اس کے ساتھ شفقت علی خلق اللہ اور حضورؐ کے توکل علی اللہ پر جو روشنی پڑتی ہے۔ وہ خیرہ کن ہے۔ اور شاید اتنے ظالم اور متشدد دشمن کے پاس اس طرح جانے کا اور ایک غریب کو اس کا حق دلانے کا واقعہ سارے عالم کی تاریخ میں ڈھونڈنے سے نہ ملے گا۔

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

حضور اکرمؐ کا یہ خلق عظیم کا پہلو اس قدر پیارا اور دلکش ہے کہ اسے نامکمل چھوڑنے سے دل پر چوٹ پڑتی ہے۔ مگر گنجائش کم ہے۔ اس لئے میں 1400 سال کا سفر طے کرتے ہوئے حضورؐ کے ایک غلام صادق کے زمانے میں آتا ہوں۔ کہ یہ ایک طرح گویا ہمارے لئے آنکھوں دیکھا حال ہے۔ کہ اپنے محبوب و مرشد کی طرح کسی کی گزارش کو رد کرنا حضرت مسیح موعود کے لئے بھی ممکن ہی نہیں تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ کہ اسی معلم ربانی صلی اللہ علیہ وسلم سے سارے سبق اس نے پڑھے اور سیکھے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کی سیرت کا سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے لئے اپنی ہر شے قربان کر دینے میں ہمیشہ مسرت محسوس کی۔ حضرت مسیح موعود کے اخلاق حسنہ کے ایسے واقعات ہیں کہ جب بھی میں نے پڑھے اور سنے میرے قلب حزیں کو انہوں نے ایسا اپنی گرفت میں کر رکھا ہے کہ وہ اس سے کبھی آزاد ہو ہی نہیں سکتا۔

مجنون کے ساتھ حسن سلوک

یہ میرا سردار یہ میرا مرشد اپنے گاؤں کی گلی میں سے گزر رہا ہے۔ ایک مجنون ملتا ہے۔ سوچتا ہوں یوں تو وہ پاگل تھا۔ بھلے برے کی تمیز نہیں تھی۔ مگر اتنی عقل تو اللہ تعالیٰ نے کہیں بچا کر دماغ کے کسی کونے میں رکھی ہوئی تھی۔ کہ اسے یہ خوب معلوم تھا۔ کہ اس کی مالی خواہش کو پورا کرنے والا یہی ایک شخص ہے اور وہ صرف حضرت میرزا غلام احمد ہی ہیں۔

وہ پاگل کچھ اس طرح مخاطب ہے ''او غلام احمد میں نمبردار ہوں مجھے معاملہ دے کر جاؤ'' اور یہ ''عیال اللہ'' پر مہربان جیب سے رومال نکالتا ہے۔ ایک روپیہ کا سکہ اسے دے دیتا ہے۔ مگر یہ ایک بار پر اکتفا نہیں کرتا۔ جب آپ کو دیکھتا ہے۔ تو پھر اسی طرح اپنا مطالبہ کرتا ہے۔ اور یہ بھی ایسا سخی اور دیالو ہے کہ کبھی ''نہ'' نہیں کرتا۔ ہر بار خاموشی سے ایک روپیہ اسے دے دیتا ہے۔ قارئین! یہ 19ویں اور 20ویں صدی کے سنگم کی بات ہے۔ ایک روپیہ کی قیمت سینکڑوں روپوں میں ہی لگائیں گے۔

ستاری اختیار فرمائی

پھر ہم نے دیکھا کہ حضرت صاحب کے گھر سے ایک عورت نے چاول چرائے لوگوں نے دیکھ لیا۔ شور سن کر میرے مرشد و آقا باہر آئے دیکھا کہ غریب عورت ہے۔ اس کے پاس چاولوں کی گٹھڑی ہے اور مغلوب الغضب یا انتقام پسند شخص ہوتا تو نہ معلوم اس کی کیا سزا تجویز کرتا مگر فرمایا غریب ہے اسے چاول دیدو اور چھوڑ دو غریب ہے خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔ ایسے واقعات دس بیس نہیں سینکڑوں ہونگے کچھ ضبط تحریر میں آ گئے۔ کچھ نہیں آئے ہونگے۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کوئی انسان اپنی کسی خرابی یا خطا شعاری کے باعث کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یا قانون کی گرفت میں آ جاتا ہے تو اپنی خودستائی کرنے والے اور اپنے آپ کو پاک وصاف سمجھنے والے ناک بھوں چڑھاتے اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ یہ شاید ان کی اپنی مصنوعی پاکیزگی کے لئے بھی ضروری ہوتا ہے۔ مگر ذرا اس ہزاروں لاکھوں اور اب کروڑوں کے پیشوا اور مرشد کا احوال بھی پڑھیں۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

''میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور وہ بازار میں گرا ہو تو ہم بلا خوف لومۃ لائم اسے اٹھا کر لے آئیں گے عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے۔ اس کو آسانی سے ضائع نہیں کر دینا چاہئے اور دوستوں کی طرف سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئے اس پر اغماض اور تحمل کا طریق اختیار کرنا چاہئے''۔

بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ فرمایا:۔

''اگر ایسا شخص شراب میں بے ہوش پڑا ہو تو ہم اسے اٹھا کر لے آئیں گے اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کریں گے اور جب وہ ہوش میں آئے گا تو اس کے پاس سے اٹھ کر چلے جائیں گے تا کہ وہ ہمیں دیکھ کر شرمندہ نہ ہو''

دوستی کو نبھانے اور دوستوں کے لئے ایثار اور قربانی کرنے اور جذبہ حب و وفا کی پاسداری کرنے کے لئے کسی کو بہترین نمونہ کی تلاش ہو تو میرے محبوب و مقتدا کے افعال و اعمال اور اظہار میں تلاش کرے میں نے اپنی 75 سالہ زندگی میں ایسی وفا اور دوستی نہ دیکھی اور نہ سنی۔ ہاں اپنے آسمانی آقا میں حضرت صاحب نے جو وفا کی عمدہ ترین صفات دیکھیں وہ کہیں اور نہ پائیں۔ اس ابدی صداقت اور اس روشن حقیقت کو اس بندہ باوفا کی زبان حق ترجمان سے ہی سنیں فرماتے ہیں:۔

نسل انسانی میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یار غمگسار

ہمارے مرشد و امام نے دوستی کو ایک قیمتی جوہر قرار دیا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ آپ جیسا باوفا اس دور میں کوئی نہیں تھا۔ مگر آپ کی نگہ جذبہ وفا کی بلندیوں کی تلاش میں بھی عرش الٰہی پر ہی اٹھتی ہے۔ اور خدائے لم یزل کی وفا ہی کو حقیقی معیار قرار دیتے ہیں۔ جب اس جہت سے سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی پر نگہ ڈالی تو دوستی کی پاسداری اور وفا شعاری میں اسے یکتا پایا۔ اور پھر طرفہ یہ کہ ان مقدس جذبات میں عقیدتمندی تو کجا ہم عقیدتی کو بھی غیر ضروری خیال فرماتے ہیں۔ بلکہ دشمنان دین حق بھی آپ کی رحیمانہ اور کریمانہ توجہات سے محروم نہ رہے۔ کہ آخر وہ بھی انسان تو تھے۔

لالہ شرمپت کے علاج کا انتظام

چنانچہ ایک آریہ لالہ شرم پت سخت بیمار پڑ گئے۔ ان کے پیٹ پر خطرناک قسم کا پھوڑا نکل آیا۔ وہ سخت گھبرا گئے حتی کہ زندگی سے مایوس ہو گئے۔ جب ہمارے پیشوا کو اس کا علم ہوا تو ان کے تنگ و تاریک مکان پر ہر روز تشریف لے جاتے رہے اور ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کو ان کا علاج کرنے کی ہدایت کی۔ لالہ شرم پت کی گھبراہٹ کی یہ حالت تھی کہ دین حق کا دشمن ہونے کے باوجود جب بھی حضرت صاحب ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ عرض کیا کرتے ''حضرت جی میرے لئے دعا کریں'' چنانچہ آپ نے دعا کی جو مقبول ہوئی۔ اور وہ آریہ شفا پا گیا۔

مگر حضرت صاحب اس وقت تک عیادت کے لئے تشریف لے جاتے رہے جب تک لالہ شرم پت صاحب بالکل صحت یاب ہو گئے۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ ہمارا مرشد مقتدا ایک دشمن دین کے لئے کس قدر دردمندی اور ہمدردی اور ایثار کے جذبات رکھتا تھا۔

اگر غیروں کیلئے آپ کی دوستی اور وفا کے تقاضے اتنے بلند اور مبارک اور عدیم المثال تھے۔ تو اپنوں کے لئے قیاس کرنا مشکل نہیں۔ اور یہ ایک واحد واقعہ نہیں ہے۔ جو اتفاقی طور پر پیش آ گیا۔ بلکہ آپ انسانی اقدار کی سربلندی کی خاطر تشریف لائے تھے۔ اور ان اخلاق کریمانہ اور اوصاف حمیدہ کے احیاء کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ جو نابود ہو چکے تھے۔ یہ ایک شیریں چشمہ رواں تھا۔ جو حیات بخش بھی تھا۔ اور اس کا بہاؤ بھی اس قدر تیز تھا کہ اس سے ایک دنیا سیراب ہوتی تھی۔ اور یہ سیراب کرنے میں اپنے اور پرائے میں کوئی فرق نہیں کرتا تھا۔

ہماری مثال تو بیری کی مانند ہے

پنڈت جے کشن قادیان کے آریہ محلّہ کے ایک ہندو تھے۔ حضرت مسیح موعود سے دوستانہ تعلق تھا۔ پنڈت جے کشن نے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو بتایا کہ پنڈت لچھمن داس نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں

فلاں لوگ (غالباً ہندو آریہ) ایک طرف آپ سے فوائد اٹھاتے ہیں۔ دوسری طرف بازار میں جاکر برا بھلا کہتے ہیں۔ حضور نے جواباً فرمایا۔ پنڈت صاحب ہماری مثال تو بیری کی سی ہے کہ لوگ آتے ہیں اسے ڈھیلے مارتے ہیں اور بیر بھی لے جاتے ہیں۔

میں نے جب یہ واقعہ الفضل 12 فروری 2000ء میں پڑھا اور یہ بیمثال مثال پڑھی تو دل کی عجیب حالت ہوئی۔

ہمارے آقا نے کس قدر خوبصورت بات کی ہے۔ اس برجستہ تمثیل پر دل وجان قربان بھی کردیں تو حق ادا نہ ہوگا۔

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کا اخلاص

منہ میں غلاظت ٹھونسی جارہی تھی اور وہ اپنی خوش بختی پر نازاں وفرحاں یہی کہتا رہا ''اوئے برہانیا ایہہ نعمتاں کتھوں'' سوچتا ہوں ان خدام کا کس پاک مٹی سے خمیر اٹھایا گیا تھا۔ کہ گلی میں سے گزر رہا ہے۔ کسی بوڑھی عورت نے جو چھت پر کھڑی تھی۔ جوش غضب میں اس پر اوپر سے گند ڈالا تو یہ گند جھاڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس بڑھیا کو منع بھی نہیں کرتا۔ وہاں سے تیز تیز قدم گزرنا بھی نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کے قدم وہیں رک جاتے ہیں۔ اور کہتا ہے۔ ''مائی ہور پا مائی ہور پا'' یہ شخص بہت بڑا شخص راہ خدا میں جان قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار۔ اس کے اخلاص اور ایثار کو بلند وبالا چٹان سے بھی تشبیہ دیں تو یہ تمثیل بھی ناقص ہوگی کہ چٹانوں کو تو ہم نے اڑتے دیکھا مگر اس کے قدم جہاں جم گئے تھے وہاں سے ماریں کھا کھا کر ذلتیں اٹھا اٹھا کر قدم آگے ہی بڑھانے والا پایا۔

جب تنہائی میں اپنی حالت کو دیکھتا ہے۔ ادھر اس ہادی زماں کے بلند وبالا مقام کی طرف نگہ اٹھا کر دیکھتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ اس کے لڑ لگ کر میں نے وہ کچھ نہیں کمایا جو کچھ مجھے کمانا چاہئے تھا۔ اور اس محرومی کے خیال سے اس کی چیخ نکل جاتی ہے۔ اور بلا اختیار اس کے منہ سے نکلتا ہے ''اوئے برھانیاں اتنے بڑے موعودنوں من کے توں جھنڈو دا جھنڈو ہی رہیوں''

پھر وہ بھی ایک خادم ہی تھا۔ باغ میں نماز عید ہو رہی ہے۔ یہ سفید براق لباس میں ملبوس اپنے آقا کے ساتھ نماز عید پڑھنے باغ میں حاضر ہے۔ وہاں اپنے آقا کے پاپوش کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ آخر اس کو اس کا مقصود مل جاتا ہے۔ اپنی سفید پگڑی کے شملے سے اپنے آقا کی جوتیوں کی گرد جھاڑ رہا ہے۔ اور اپنی قسمت پر نازاں ہے۔ اسے اس کی معمولی سی ایک خواہش نہ کہا جائے۔ اس کی تہہ میں اپنے محبوب کے لئے ادب واحترام محبت اور عقیدت کا ایک سمندر موجزن ہے۔ جس کی لہریں چشم بینا رکھنے والوں کو آج بھی نظر آرہی ہیں۔ یہ اور ایسے لاتعداد واقعات تاریخ میں مرقوم ہیں کہ جن کے مطالعے سے ایمان وایقان میں ایک ارتعاش پیدا ہوجاتا ہے۔ اور ہر ہر قدم پر یہ خواہش ایک تڑپ کی صورت اختیار کرجاتی ہے۔ کہ اے کاش اپنا نام غلام رکھانے کے باوجود ہم بھی کوئی ایسا کارنامہ کر سکتے۔

مجھے حضرت صاحب کے بلند وبالا معیار فیض رسانی دوستی اور وفا شعاری کا ذکر کرنا تھا مگر جب یہ موضوع اختیار کیا تو ان جانفروشوں کا ذکر کرنا بھی میری مجبوری تھی۔ جو اپنے آقا ومرشد کی زبان مبارک کو سمجھ پائے۔ اور آپ کے پائے اقدس پر اپنی عزتوں اور جانوں کا نذرانہ رکھدیا اور سرخرو ہوئے مجھے ان پر رشک تو آتا ہے۔ مگر چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ہم سیدنا حضرت حکیم نورالدین خلیفہ اول کی زیارت تو نہ کرپائے مگر آپ کا چشمہ فیض ہمیشہ تموج رہتا تھا اور وہ ہر خاص وعام کیلئے تھا۔ بلکہ دشمن بھی اس سے فیض یاب ہوتے تھے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''کسی کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اس کے دینے سے مضائقہ کرے یہ تو عام لوگوں کے نزدیک بھی بخل ہے۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں سچی بات اور مفید مشوروں کے دینے سے جو اپنے آپ کو روکے وہ بھی بخیل ہے''

(الفضل 18 اکتوبر 2001ء)

آپ کے جود وسخا اور فیض رسانی کے واقعات تعداد میں اتنے کثیر ہیں کیفیات میں ایسے انمول اور اکسیر کہ مجھ ایسے خام علم والے سے کیونکر بیان ہوں۔ اور پھر اس مختصر سے مضمون میں تو محض اشارے کرنا بھی ناممکن اس کے لئے تو دفاتر چاہئیں۔

سیدنا مصلح موعود کا دور تو خود ہم نے دیکھا۔ اور اس دور کے شیریں اثمار چکھے یہاں بھی اپنوں اور پرایوں میں کچھ فرق نہیں تھا۔ چاند کی میٹھی چاندنی اور دل لبھانے والی روشنی سے سبھی فیض یاب ہوتے رہے۔

جمعہ کا دن تھا جو ہمارے لئے عید کا دن ہوتا تھا۔ ایک ایک دن گن گن کر گزارتے تھے۔ خطبہ جمعہ میں دین ودنیا کی نعمتوں سے جھولی بھر لاتے۔ نور وعرفان کی بارش برستی تھی۔ میری خوش بختی کہ 1944ء سے 1947ء تک کا عرصہ دارالامان میں گزرا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ رفقا کی تعداد بہت تھی۔ ان کے دم قدم سے نور ہی نور نظر آتا تھا۔ وہ جس راہ سے گزرتے خوشبوئیں بکھیرتے جاتے تھے۔ ان سے مل کر وہ روحانی لذت نصیب ہوتی تھی۔ جس کا بیان واظہار تو کسی صورت ممکن ہی نہیں۔ کہیں ''بیت'' کے ایک کونے میں ایک لانبے قد کا شخص کھڑا اپنے خالق ومالک سے راز ونیاز میں مصروف ہے۔ وہ دنیا ومافیہا سے مکمل طور پر کٹ چکا ہے اور اپنے خالق اور مالک کے چوکھٹ پر فریاد کناں ہے۔ محلہ دارالانوار کی حضرت صاحب کی کوٹھی ''بیت الحمد'' میں جہاں ترجمہ قرآن کریم کا دفتر ہوتا تھا مجھے کئی بار آپ کے ساتھ نمازیں پڑھنے کے مواقع ملے۔ جب آپ کو تیز بخار ہوتا تھا۔ اور اس عاجز کو سڑک کے سامنے کالج کے ہوسٹل سے بلاکر باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔

آواز میں ایک قسم کا ارتعاش ہے۔ اور آواز میں ایک زیر وبم کی صورت ہے۔ قیام میں ہیں تو سورۃ فاتحہ شروع کرتے ہی حمد الٰہی میں محو ہوجاتے ہیں۔ کئی کئی بار الحمدللہ رب العالمین پڑھتے رہتے ہیں۔ پھر جب اللہ کی عبادت کرنے کا اقرار اور اس سے ہی مدد مانگنے کا مرحلہ آتا ہے۔ تو اتنی بار تکرار کرتے ہیں اور اس درجہ لجاجت اور عاجزی سے کہ اس کا رب کریم در رحمت وا کردیتا ہے اور اس کا دامن مراد لبریز ہوجاتا ہے۔ اگلا مرحلہ صراط مستقیم دیکھنے اور اس پر چلنے کی توفیق طلب کرنے کا ہے۔ یہاں آکر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسے اس در سے مانگنے میں دل کو ایسی راحت نصیب ہو رہی ہے کہ مناجات کرتا جاتا ہے۔

نہ یہ مانگنے میں کوئی کمی کرتا ہے۔ نہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے میں نہ گدا تھکتا ہے نہ گدا نواز

یہ نہ سمجھیں کہ میں فیض رسانی کے اپنے موضوع سے ہٹ گیا ہوں۔ یہ فیض رسانی کے ہی انمول واقعات ہیں جن کی مثال دنیا پر نہیں ملتی۔ قارئین کرام پہچان گئے ہونگے یہ حضرت مولانا شیر علی تھے جن کے بڑے بھائی حضرت حافظ عبدالعلی صاحب سے کسی نے پوچھا کہ حضرت حافظ صاحب آپ بڑے ہیں کہ مولانا شیر علی صاحب تو ان کا جواب تھا دنیا میں پہلے میں ہی آیا تھا مگر بڑا شیر علی ہے اس جواب میں عجز وانکساری اور برادر شناسی اور خود شناسی کا جو جلوہ نظر آتا ہے اس کی نہ کوئی تشریح ہوسکتی ہے نہ کوئی تبصرہ ممکن ہے دونوں زمین پر چلتے پھرتے فرشتے تھے ہم نے دونوں سے اکتساب فیض کیا۔

حضرت میر اسحٰق صاحب کا درس حدیث

حدیث شریف کا ایک درس نہ بھولا ہے نہ زندگی بھر بھول سکتا ہے۔ بیان رسول مکی ومدنی ؐ کا ہو اور بیان کرنے والا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل میں سے ہی ایک شخص۔ زمانے کے بُعد نے سب کچھ بھلادیا۔ مگر آنسوؤں کی لڑیاں جوان مبارک آنکھوں سے اور اس خدا اور رسول ؐ کے محبوب کے عشق رسول میں گداز رخساروں پر سے ڈھلک رہی تھیں۔ وہ آج بھی گویا اسی طرح نظر آرہی ہیں۔ جیسے 60/65 سال قبل۔ ہر چند کہ میرا لڑکپن تھا۔ شعور میں بلوغت نہیں آئی تھی۔ مگر سامعین نے اور باوجود صغر سنی کے خود میں نے بھی یوں محسوس کیا۔ گویا یہ شخص ہمیں اس مبارک محفل میں اڑا کر لے گیا ہے۔ اے سید محمد اسحٰق تیرے پر بے پایاں سلام اور رحمت ہو کہ تو نے اپنی زندگی میں اس چہرہ زیبا کی گویا زیارت کروادی۔ جس کی زیارت کے لئے ترستے ساری عمر گزر گئی ہے۔ صد حیف کہ جوانی کی عمر میں سلام کا مژدہ سنتے ہی تو اپنے مالک کے پاس پہنچ گیا۔ اور ہم اس روحانی مائدے سے محروم ہوگئے۔ اور پھر ساری عمر اس روحانی حظ کو تلاش کرنے میں گزر گئی۔ مگر وہ نہ ملا پر نہ ملا۔ اے کاش برقی ایجادات اس زمانے میں موجود ہوتیں اور اس روحانی کیف اور پر سوز بیان کو محفوظ کرلیتیں تو وہ یقیناً بیمار کی امراض کا شافی علاج تھا۔

''بیت مبارک'' میں ایک شخص نمازوں کی امامت کراتا ہے۔ عرش سے ''غضنفر'' (شیر ببر) کا خطاب اسے عطا ہوتا ہے۔ نماز شروع کرتا ہے۔ تو یہ اس کے خالق ومالک کی ملاقات ہے۔ کیسے اسے چھوڑے نہ مچھلی صاف اور طیب پانی میں تیرتی تھکتی ہے نہ یہ توحید پرست اپنے آسمانی آقا کے گن گانے اور مناجات کرنے میں ماندہ ہوتا ہے۔

پھر اسے کسی تکلیف اور کسی بیماری کا احساس بھی نہیں رہتا۔ اسے عبادت کرتے دیکھا تو سیدنا حضرت امام وپیشوا کے اس قول کی حقیقی ماہیت کا ادراک ہوا کہ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ پھر میں احمدیہ چوک میں کھڑا ہوں تو ایک ''بادشاہ'' کو آتے ہوئے دیکھتا ہوں یعنی حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب۔ پرانے بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ان کی شبیہ مبارک اپنے مقدس ابا سے بہت ملتی ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا خواب اپیل دائر کردیں

''بادشاہ'' کا ذکر کیا ہے۔ تو ایک واقعہ یاد آیا، جو یہاں بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا۔ 152 ایکڑ قادیان کی شہری اراضی کا مقدمہ ہے اعلیٰ مالکان اس زمین کا خاندان اقدس ہے۔ موروثی ہندو دعویٰ عدالت اولی سے بھی اعلیٰ مالکان کا خارج اپیل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے بھی ناکام۔ سیدنا مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے۔ حضرت چوہدری سر ظفراللہ خاں صاحب کو طلب فرمایا۔ ابھی ان کی وکالت کا ابتدائی زمانہ ہے۔ مشورہ کیا کہ اپیل ہونی چاہئے۔ چوہدری ظفراللہ خاں صاحب نے ادب سے گزارش کی کہ دیوانی قانون میں Question of Fact پر دوسری اپیل نہیں ہو سکتی۔ نگرانی ہوسکتی ہے۔ حضرت مصلح موعود خود قانون کی باریکیوں کو خوب سمجھتے تھے۔ فرمایا یہ تو درست ہے مگر عزیزم میرزا شریف احمد صاحب نے خواب دیکھا ہے۔ کہ ہم نے اپیل دائر کی ہے۔ اور وہ کامیاب ہوگئی ہے۔ آپ اپیل ہی دائر کریں۔

حضرت چوہدری صاحب نے بھی ساری عمر عزیز اپنے آقا ومطاع کے اشاروں پر چل کر گزار دی۔ اور کبھی سر مو انحراف نہ کیا۔ گو قانونی مجبوری تھی مگر ادھر اس شخص کا حکم تھا۔ جس کے عزم کے آگے دنیاوی قانونوں کی کوئی بھی حیثیت نہیں تھی۔ فوراً سپر انداز ہوگئے۔

عرض کیا بہت اچھا حضور دوسری اپیل ہی دائر کرونگا۔ اللہ نے کامیابی بخشی اور فیصلہ اپیل حضرت صاحب کے خاندان کے حق میں ہوا۔ اپیل منظور ہوئی دنیاوی قانون اور ضابطے سب تبدیل ہوگئے سیدنا حضرت مصلح موعود کو اپنے چھوٹے بھائی کی رویا صادقہ پر کیسا پختہ یقین تھا۔ مبشر فرزند مسیحا جس کے متعلق عالی مقام والا نے فرمایا تھا

شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا
کہ اس کو تو نے خود فرقاں سکھایا

اس انوکھے واقعہ سے قبولیت دعا توکل علی اللہ اور قادر کریم کی بے انتہا قدرتوں پر جس یقین کامل کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ کسی تبصرے کا کب محتاج ہے۔ اس زمانے کی روحانی ستاروں اور چاند کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔ اور آسمان روحانیت پر ایک دلکش کہکشاں کا سا منظر دکھائی دیتا ہے۔

یہ سب بزرگ اور بے شمار دوسرے خدا رسیدہ اور رو بخدا لوگ جن کا نام بنام ذکر کرنا ممکن نہیں یہ وہ لوگ تھے۔ جو پرانی ے پی کرمست ہو چکے تھے۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنے محبوب کی اقتدا میں ایک ایسا ثمردار درخت بن چکا تھا۔ جس کے میٹھے پھل بلا تفریق مذہب وملت سبھی کھاتے تھے۔ گو ڈھیلے بھی مارتے تھے۔ مگر انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ بیری جسے ڈھیلے پڑتے ہیں وہ ہر سال میٹھا پھل دینے سے کبھی باز تو نہیں آتی۔

شفاعت حسنہ کا ثواب

مجھے نوابزادہ خان مسعود احمد خان صاحب پسر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا بیان کردہ یہ واقعہ ہمیشہ یاد رہتا ہے وہ فرماتے تھے۔ کہ حضرت نواب صاحب نے کبھی کسی سائل کو "نہ" نہیں کی۔ جس کام کے لئے بھی کوئی آتا۔ خواہ جس افسر سے کام ہے۔ واقف ہو یا نہ ہو وہ ضرور سفارش کر دیتے۔ اور کہتے کہ میں اسے جانتا تو نہیں مگر ممکن ہے کام ہو جائے۔ دونوں صورتوں میں مجھے شفاعت حسنہ کا ثواب تو مل ہی جائیگا۔

اسی طرح حضرت نواب محمد الدین صاحب کے بارہ میں محترم چوہدری غلام اللہ صاحب باجوہ مرحوم کی کتاب پڑھی تھی انہیں دیکھا بھی تھا۔ تقریریں بھی سنی تھیں۔ وہ بھی فیض رسانی میں بہت کھلا دل اور بلند حوصلہ رکھتے تھے۔ چوہدری عزیز احمد صاحب سیشن جج مرحوم جو موصوف کے بھتیجے تھے باوجود ایک جوڈیشل افسر ہونے کے حاجت مندوں کی حاجت روائی میں ہمیشہ کمربستہ رہتے تھے۔

مجھے ان سے قلبی تعلق تھا۔ اور بہت طویل ملاقاتوں کے مواقع ملتے رہے۔ میرا عینی مشاہدہ ہے کہ وہ شخص بہت فیاض تھا۔ اور ہمیشہ اس ٹوہ میں رہتا تھا۔ کہ مخلوق خدا کی خدمت جس طرح بھی بن پڑے کرتا رہے۔ اور اس میں وہ روحانی حظ پاتا تھا۔ مجھے بہت پرانی کوئی نصف صدی پرانی بات یاد ہے۔ کہ ایک شخص کو کسی کام کے لئے دولتانہ کینٹ کے ایک وزیر سے کام پڑ گیا۔ وہ وزیر صاحب کوٹھی پام ویوز شملہ پہاڑی میں رہتے تھے مجھے ساتھ لے کر وزیر صاحب کو سائل کی مدد کرنے کو کہا۔ وزیر صاحب نے بھی ان کی بڑی آؤ بھگت کی۔ اور پھر سائل کا نام اور کام اپنی نوٹ بک میں نوٹ کر لیا۔ ہم پیدل ہی گئے تھے واپسی پر ان کی کوٹھی سے ذرا دور گئے تو مجھ سے پوچھا نون صاحب اس شخص کا کام ہو جائے گا۔ جس کی میں نے سفارش کی ہے۔ میں نے کہا یقیناً انشاء اللہ ہو جائے گا۔ اس نے آپ کا بڑا احترام کیا ہے۔ مگر انہوں نے کہا۔ میں اسے بھی بتا دونگا کہ یہ وزیر صاحب کام نہیں کریں گے۔ اگر اس بے چارے کا کام ہوا تو کسی اور کی سفارش سے ہو گا۔ میرے کہنے سے نہیں ہو گا۔ (وہ وزیر بحالیات تھے) چنانچہ چند دنوں بعد ہی پتہ چلا کہ اس کا کام نہیں ہوا۔ مگر میں آج نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزارنے کے باوجود اس درویش صفت مگر دل کے بادشاہ کی بات کی قدر کرتا ہوں عام طریق یہ ہے کہ سفارش کرنے والا ہمیشہ تسلی دلاتا ہے۔ کہ ضرور کام ہو جائے گا۔ مگر یہ تو قرون اولیٰ کا کوئی انسان تھا۔ جو ہر حالت میں سچی بات ہی کرتا تھا اور اپنی نمود و نمائش سے اسے ہمیشہ نفور رہا یہ لوگ صدیوں پہلے گزر جانے والے اولین کا کوئی تتمہ تھے جنہیں آخرین کہا جاتا ہے۔

وہی میخانہ وہی ساقی وہی جام اور وہی شراب۔

خدائے قادر و کریم سے دردمندانہ التجا ہے کہ ہم سب کو مخلوق الٰہی کی خدمت، راہنمائی اور دستگیری کی ایسی توفیق عطا فرمائے جو خالق و مالک کو پسند آ جائے اور وہ ہم سے راضی ہو جائے۔

ایں است کام دل اگر آید میسرم
کسی کے کام بھی آؤ وگرنہ نام کا کیا ہے
تمہارا بھی نہیں رہنا ہمارا بھی نہیں رہنا

تبصرہ کتب

حیاتِ نور

نام کتاب	:	حیاتِ نور
مصنف	:	مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل)
ناشر	:	شعبہ اشاعت انصاراللہ پاکستان
تعداد صفحات	:	786

حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول اپنے علم و فضل، عشق رسول، عشق قرآن، تقویٰ، طہارت، توکل علی اللہ اور اطاعت مسیح موعود میں ایسا مقام رکھتے تھے جو اپنی مثال آپ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک مقام پر آپ کے بارہ میں فرمایا کہ مولوی نورالدین صاحب میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح انسان کی نبض اس کے دل کی حرکت کے پیچھے چلتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے فارسی کلام میں آپ کے بارہ میں ایسے الفاظ سے تذکرہ فرمایا جو ابدالآباد تک آپ کی سیرت کو روشن و تاباں رکھے گا۔ فرمایا:۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے!
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

ایسی باکمال شخصیت اور ہستی سے تعارف حاصل کرنے اور آپ کی زندگی کے واقعات اور سیرت کا مطالعہ بہت ضروری ہے تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں "نوردین" کی روح کو جاگزیں کر سکیں۔

زیر تبصرہ کتاب حیات نور جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت و سوانح پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے اس کے مطالعہ سے ہم حضرت خلیفہ اول کی پوری زندگی اور آپ کی پاک سیرت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ آپ کی زندگی ایمان افروز واقعات سے بھری پڑی ہے۔ کس طرح آپ نے امام الزمان کو اپنی بصیرت سے پہچان لیا اور پھر اول المبائعین ہونے کا شرف حاصل کیا اور پھر مبائع ہونے کے بعد ساری زندگی اپنے آقا کی غلامی میں اس طرح گزار دی جس طرح نبض دل کی حرکت کے پیچھے چلتی ہے۔ آپ نے اپنا وطن بھیرہ چھوڑا اور قادیان مستقل فروکش ہو گئے اور پھر اپنے وطن کا خیال بھی دل میں نہ آیا کہ قادیان میں قیام کے لئے ان کے آقا نے کہا تھا۔ ایسی اطاعت اور فدائیت کہ دل ایمان سے لبریز ہو جاتا ہے۔

حیات نور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) مرحوم مربی سلسلہ کی تصنیف ہے جنہیں متعدد کتب تالیف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ان کی کتب جماعت میں مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکی ہیں۔ حیات نور کے موجودہ ایڈیشن کو انصاراللہ پاکستان نے اعلیٰ کاغذ اور خوبصورت جلد میں (کمپوز شدہ) شائع کیا ہے۔

مصنف کے عرض حال کے بعد اس کتاب کا پیش لفظ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا۔

حیات نور کے کل دس ابواب ہیں جن میں ترتیب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت و سوانح اور حالات و واقعات زندگی درج کئے گئے ہیں۔ پہلے باب میں آپ کا عہد طفولیت اور زمانہ طالب علمی کے حالات کا بیان ہوا ہے۔ دوسرے باب میں بھیرہ آمد، عملی زندگی کا آغاز اور مہاراجہ کشمیر کی ملازمت کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی طرف رجوع اور آپ سے فدائیت کا اظہار تیسرے باب سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں بیعت اولیٰ کے حالات بھی درج ہیں۔

کتاب کے چوتھے باب میں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کی بھیرہ میں مکان کی تعمیر اور پھر قادیان میں مستقل رہائش کے ساتھ جو آپ کی ایک نئی زندگی کا آغاز ہوا اس کا بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ باب حضرت مسیح موعود کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات پر مشتمل ہے۔ پانچویں باب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی حیثیت سے آپ کے انتخاب کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد باسعادت کے عظیم الشان کارنامے چھٹے باب میں مندرج ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول 1910ء میں گھوڑے سے گر کر بیمار ہو گئے۔ اس واقعہ اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے دیگر واقعات کا بیان ساتویں باب میں کیا گیا ہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنیاد، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد کا سفر حجاز اور 1912ء کے بعض دیگر واقعات باب ہشتم میں درج شدہ ہیں۔ باب نہم میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی آخری بیماری، وصیت، وفات اور خلافت ثانیہ کے انتخاب تک واقعات کا حال لکھا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تصنیفات، آپ کی وفات پر اخبارات و رسائل میں شائع شدہ آراء اور آپ کے اہم طبی نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔

حیات نور سادہ اور سلیس اردو زبان میں واقعاتی اور تاریخی لحاظ سے مفید اور مستند حوالہ جات کے ساتھ تصنیف کی گئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے جہاں ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت مطہرہ اور آپ کے عالی سوانح کا علم ہوتا ہے جو کہ یقیناً ہمارے لئے مشعل راہ اور قابل تقلید ہیں وہاں آغاز احمدیت سے لے کر خلافت ثانیہ کے انتخاب تک کی تاریخ احمدیت کا علم بھی ہوتا ہے کہ کن حالات سے جماعت کو ابتدائی دور میں گزرنا پڑا اور رفقاء حضرت مسیح موعود نے کیسی فدائیت اور قربانی کا جذبہ دکھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی توکل علی اللہ، عشق قرآن، اطاعت امام اور استحکام خلافت سے عبارت تھی۔ ان تمام موضوعات کا مطالعہ ہم سب کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہو گا۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

جماعت کے علماء کا کام

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے فرماتے ہیں۔

مضمون کے انتخاب کے متعلق میرا یہ مشورہ ہے کہ صرف ان مضمونوں کو چنا جائے جو حکیمانہ طریق پر وقت کی کسی اہم ضرورت کو پورا کرنے والے ہوں۔ اور دنیا ان مضمونوں کیلئے پیاسی ہو اور اس تعلق میں یہ خیال روک نہیں بننا چاہئے کہ کسی مضمون پر کچھ عرصہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کیونکہ زمانہ کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ کئی مضامین حضرت مسیح موعود کے زمانے میں لکھے گئے اور انہوں نے دنیا کی پیاس بجھائی مگر آج ان مسائل کے نئے نئے پہلو پیدا ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ ان پر سوچنا اور ان کے متعلق قرآن کریم و حدیث اور حضرت مسیح موعود کے لٹریچر اور دیگر بنیادی لٹریچر سے اصولی روشنی حاصل کر کے زمانہ کے نئے مسائل کو حل کرنا یا پرانے مسائل کی نئی گتھیوں کو سلجھانا جماعت کے خادم دین علماء کا کام ہے۔

(روزنامہ الفضل 28۔ اپریل 1998ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33944 میں محمد اسلم قریشی صدیقی ولد سردار کالا خان مرحوم قوم قریشی صدیقی پیشہ پنشنر عمر 61 سال بیعت پیدائشی ساکن 11/48 دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-1-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ 30 کنال واقع گاؤں کسراں ضلع اٹک -/300000 روپے۔ مکان برقبہ 10 مرلے واقع گاؤں کسراں ضلع اٹک -/200000 روپے۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلے اٹک شہر میں -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/5000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اسلم قریشی صدیقی ولد سردار کالا خان مرحوم 11/48 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مدثر احمد ولد محمد اسلم قریشی 11/48 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمود اسلم ولد محمد اسلم 11/48 دارالعلوم وسطی ربوہ وصیت نمبر 32115

مسل نمبر 33945 میں عمران اسلم رانا ولد محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ معلم وقف جدید عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 166/MR ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-1-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2750 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران اسلم رانا ولد محمد اسلم چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 قاری محمد عاشق 2/41 دارالعلوم شرقی ربوہ وصیت نمبر 17953 گواہ شد نمبر 2 حکیم نذیر احمد 29/7 دارالرحمت غربی ربوہ 15127

مسل نمبر 33946 میں عقیلہ ثوبیہ بنت سلطان احمد شاہد قوم مانگر پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 14 تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2001-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو طلائی انگوٹھیاں وزن ساڑھے تین ماشہ مالیتی -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عقیلہ ثوبیہ بنت سلطان احمد شاہد کوارٹر نمبر 14 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد شاہد ابن فضل احمد مرحوم وصیت نمبر 17281 گواہ شد نمبر 2 حافظ طارق احمد شہزاد ابن سلطان احمد شاہد وصیت نمبر 32301

مسل نمبر 33947 میں صباحت احمد چیمہ ولد بشارت احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ متعلم جامعہ احمدیہ عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 91 دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-1-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/550 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صباحت احمد چیمہ ولد بشارت احمد چیمہ کوارٹر نمبر 91 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد چیمہ ولد غلام احمد چیمہ کوارٹر نمبر 91 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ملک صباح الظفر ولد ملک منصور احمد صاحب کوارٹر نمبر 86 تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر 33948 میں خرم نسیم نوشاہی ولد پیر شعبان احمد نسیم نوشاہی قوم سید پیشہ پرائیویٹ ملازم عمر 33 سال بیعت پیدائشی ساکن امیر پارک نوشاہی منزل گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2001-2-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خرم نسیم نوشاہی ولد پیر شعبان احمد نسیم نوشاہی۔ نوشاہی منزل امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846 گلزار منزل گل روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن عاجز گلی نمبر 1 گل روڈ گوجرانوالہ وصیت نمبر 26161

مسل نمبر 33949 میں چوہدری محمود احمد ولد چوہدری نذیر احمد اختر قوم چوہان پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی ساکن گل روڈ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2001-2-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمود احمد ولد چوہدری نذیر احمد اختر گلی نمبر 1 گل روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد عابد وصیت نمبر 22272 گل روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم ڈی جی روڈ امیر پارک گل روڈ گوجرانوالہ

مسل نمبر 33950 میں جہانزیب ولد مقصود احمد تنویر قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر 25 سال بیعت پیدائشی ساکن نور پورہ سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2001-2-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جہانزیب ولد مقصود احمد تنویر۔ کاشف چوک محلّہ نور پور سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شہزاد گلزار گلزار منزل گل روڈ گوجرانوالہ وصیت نمبر 28846 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن عاجز گلی نمبر 1 گل روڈ بیت الذکر گوجرانوالہ وصیت نمبر 26161

مسل نمبر 33951 میں شیخ آصف ندیم ولد شیخ بشارت احمد قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-673 سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2001-2-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کاروباری سرمایہ -/150.000 روپے۔ ایک Honda موٹر سائیکل -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ آصف ندیم ولد شیخ بشارت احمد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342

مسل نمبر 33952 میں سمعیہ انجم زوجہ شیخ آصف ندیم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی ساکن B-673 سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2001-2-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 6 عدد طلائی چوڑیاں وزن 5 تولے مالیتی -/31000 روپے۔ 2۔ 3 عدد طلائی انگوٹھیاں وزن ڈیڑھ تولہ مالیتی -/9300 روپے۔ 3۔ ایک عدد ہار سیٹ وزن

ساڑھے تین تولہ مالیتی/-21700 روپے -4- حق مہر بذمہ خاوند محترم /-1.20.000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ/-1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ سمیعہ انجم زوجہ شیخ آصف ندیم گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

محترم میاں عبدالمجید صاحب کا انتقال

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم میاں عبدالمجید صاحب سابق پروف ریڈر روزنامہ الفضل حال نیوجرسی امریکہ ابن مکرم وزیر محمد صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور مورخہ 19 مارچ 2002ء بروز منگل نیوجرسی امریکہ میں ایک سڑک کراس کرتے ہوئے کار کے حادثہ میں وفات پا گئے- آپ کی عمر تقریباً 70 سال تھی- آپ نہایت منکسر المزاج، خوش طبع، مہمان نواز، بااخلاق اور فدائی خادم سلسلہ تھے- آپ حضرت بھائی مرزا برکت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد تھے-

آپ مورخہ 31 دسمبر 1986ء کو دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے راولپنڈی سے بطور ہیڈ کلرک ریٹائر ہوئے- آپ نے منشی فاضل اور بی اے کیا تھا- مورخہ 4 نومبر 1990ء تا مئی 1999ء روزنامہ الفضل میں بطور پروف ریڈر خدمات بجا لاتے رہے- محنتی، دیانتدار اور خدمت کرنے والے وجود تھے- آپ کے دو بھائی محترم میاں عبدالحئی صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا اور محترم میاں عبدالقیوم صاحب مقیم راولپنڈی ہیں-

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 22 مارچ 2002ء کو محترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ نے نیویارک میں پڑھائی اور 25 مارچ 2002ء کو مکرم اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ امریکہ نے نیوجرسی میں پڑھائی اور اسی دن نیوجرسی میں تدفین عمل میں آئی- آپ نے لواحقین میں دو بیٹیاں چھوڑی ہیں- جو لندن میں مقیم ہیں اور شادی شدہ ہیں- اللہ تعالیٰ میاں مجید صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، کروٹ کروٹ جنت نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے- آمین

زیارت مرکز وفد واقفین

مورخہ 22 تا 25 مارچ 2002ء (مغلپورہ اور راج گڑھ) ضلع لاہور سے 16 واقفین نو 15 واقفات نو 14 مائیں اور 8 دیگر افراد زیارت مرکز کے لئے آئے- وفد نے قیام کے دوران ربوہ کے مختلف قابل دید مقامات کی سیر کی اور بزرگان سے ملاقات کی-
(وکالت وقف نو)

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل التعلیم تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد کاہلوں 4/1 دارالصدر شمالی ربوہ بعمر 69 سال مورخہ 7- اپریل 2002ء بروز اتوار شیخ زاید ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں- بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اسی روز بیت المبارک ربوہ میں بعد مغرب مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے جنازہ پڑھایا- بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کروائی- آپ حضرت صوفی غلام احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی، مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کی چچی اور مکرم جاوید احمد صاحب سابق کنٹری مینیجر (کمپیوٹرز) شاہنواز لمیٹڈ کراچی (حال کینیڈا) کی والدہ تھیں- احباب سے مرحومہ کے بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

فری کوچنگ کیمپ

ایسے طلباء جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے کی مختلف مضامین میں رہنمائی کی خاطر تعلیم الاسلام کالج ربوہ ایک فری کوچنگ کیمپ کا اہتمام کر رہا ہے- اس میں انگریزی، فزکس، ریاضی اور بیالوجی مضامین کی خصوصی تدریس ہوگی- یہ سمر کیمپ مورخہ 15 اپریل تا 15 جون تک جاری رہے گا- خواہشمند طلباء دفتر سے رابطہ کریں-
(پرنسپل گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری نصراللہ خان بھلی نائب امیر ضلع سرگودھا کے بھائی مکرم چوہدری ظفراللہ خان صاحب بھلی کے دل کا آپریشن لاہور میں ہوا ہے- احباب سے کامل شفایابی کی درخواست ہے-

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ محترم چوہدری عبدالوحید خاں صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے-

محترمہ امۃ السلام صاحبہ سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے-

مکرم سراج دین صاحب اصل گرو کے ضلع لاہور کے بھائی کافی عرصہ سے بیمار ہیں - شفایابی کی درخواست ہے-

محترمہ مبارکہ اختر بھٹی صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور الرجی کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے انکی جلد شفایابی کی درخواست ہے-

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلے کا اعلان کیا ہے-
MCS-Exec` BCS(Hons)`MCS BBA(Hons) `PGD-IT `BS-IT MS-IT`BSECT`MBA-Exec`MBA-)
داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20- اپریل 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 8- اپریل 2002ء- (نظارت تعلیم)

تربیتی پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام خدام کے تین روزہ تربیتی پروگراموں کا انعقاد جاری ہے- تین مزید پروگراموں کی رپورٹ پیش خدمت ہے-

☆ یکم تا 3 اپریل: باب الابواب- اس کی اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر مہتمم مقامی تھے- حاضری دو صد سے زائد تھی-

☆ 2 تا 4 اپریل حلقہ طاہر آباد الف- اس کے مہمان خصوصی مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تھے- حاضری 273 تھی-

☆ 5 تا 7 اپریل حلقہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ اس کے مہمان خصوصی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان تھے- حاضری 100 تھی-

ان ایام میں نماز تہجد اور پنجگانہ نمازوں کا خصوصی اہتمام کیا گیا- علمی اور ورزشی مقابلے منعقد ہوئے- اور پوزیشنیں حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے-

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

مورخہ 4 تا 6 فروری 2002ء کو فیصل آباد میں انٹر بورڈ بیڈمنٹن چمپئن شپ کیلئے مقابلہ جات کا انعقاد ہوا- فیصل آباد بورڈ کی نمائندگی کرتے ہوئے کالج ھذا کی طالبہ مکرمہ فرحت حیات نے اپنے تمام سنگل اور ڈبل میچز جیت لئے- اور انہی مقابلوں کے فائنل میں بھی مکرمہ فرحت حیات صاحبہ نے اول انعام حاصل کیا- بعد میں آل ڈویژنل پنجاب بیڈمنٹن مقابلہ جات منعقد ہوئے- پنجاب کی تمام ڈویژنز میں سے پنجاب ٹیم کیلئے پانچ طالبات کا انتخاب کیا گیا- جس میں خداتعالیٰ کے فضل سے فیصل آباد ڈویژن کی طرف سے مکرمہ فرحت حیات کا انتخاب ہوا- جو کہ کالج ہذا کیلئے ایک اعزاز ہے بعد ازاں مورخہ 14 تا 15 فروری کو حیدر آباد میں آل پاکستان پروفیشنل بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا انعقاد ہوا- پنجاب ٹیم نے ٹورنامنٹ میں اول پوزیشن حاصل کی- اور مکرمہ فرحت حیات نے پنجاب کی بہترین کھلاڑی کا اعزاز حاصل کیا- اپنے تمام سنگل اور ڈبل میچز جیت لئے- اور اول انعام حاصل کیا- مکرمہ فرحت حیات کو سندھ کے گورنر نے اعزازی سرٹیفکیٹ اور انعام دیئے- دعا کی درخواست ہے کہ یہ کامیابی طالبہ اور کالج ھذا کیلئے باعث برکت ہو اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنے-
(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حبیب صاحب کو بطور نمائندہ الفضل لاہور- قصور اور اوکاڑہ کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بھجوایا ہے-
(i) توسیع اشاعت
(ii) وصولی الفضل وبقایاجات
(iii) ترغیب برائے اشتہارات
احباب کرام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے-
(مینیجر الفضل)

خورشید
طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
سفوف فشار- حب فشار
ہائی بلڈ پریشر مؤثر طور پر کنٹرول کرتا ہے
اطباء بھی اعتماد کے ساتھ پریکٹس کر سکتے ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

WABENG
وقار اینڈ برادرز انجینئرنگ ورکس
معیار اپنایئے وقت بچایئے
سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز
مینوفیکچرر، انجینئرنگ فیلڈ، نیز جیولری ٹولز اور پارٹس تیار کرنے والے
دکان نمبر 4، شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ، نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد، لاہور فون: 0300-9428050

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار 15-اپریل- زوال آفتاب: 1-09
☆ سوموار 15-اپریل- غروب آفتاب: 7-39
☆ منگل 16-اپریل طلوع فجر: 5-11
☆ منگل 16-اپریل طلوع آفتاب: 6-37

نئی اسمبلیاں مدت پوری کریں گی کوئٹہ میں ریفرنڈم ریلی سے خطاب کرتے ہوئے صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے آئندہ اسمبلیاں اپنی مدت پوری کریں گی- نواز شریف اور بے نظیر کو واپس آنے نہیں دینگے آئین کی اسلامی شقیں برقرار رہیں گی- میں نہ رہا تو حکومتیں ٹوٹتی رہیں گی- وزیر اعظم کے اختیارات نہیں لینا چاہتا-

کالعدم تنظیم کے 7 ملزموں کو سزائے موت

لاہور میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نمبر 2 کے جج محمود مقبول باجوہ نے مجلس عزا کے دوران ہینڈ گرینڈ پھینک کر اور کلاشنکوف سے مسجد کی چھت سے فائرنگ کر کے جماعت کے کارکنان کے قتل اور زخمی کرنے کے جرم ثابت ہونے پر کالعدم سپاہ صحابہ کے 7 ملزموں کو سزائے موت کا حکم سنایا ہے-

اسلحہ کے سب سے بڑے خریدار سعودی عرب دنیا میں اپنے دفاع کیلئے سب سے زیادہ اسلحہ خریدنے والا ملک بن گیا ہے- دوسرے نمبر پر تائیوان جبکہ تیسرے نمبر پر جاپان ہے اسرائیل اور کویت بھی اسلحہ کے بڑے خریدار ہیں-

دلچسپ مقابلے کے بعد سری لنکا کی جیت

شارجہ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ میں سری لنکا نے پاکستان کو دوسرے میچ میں بھی شکست دے دی- سری لنکا نے پہلے کھیلتے ہوئے 6 وکٹوں کے نقصان پر 239 رنز بنائے- جواب میں پاکستان کی ٹیم پانچ وکٹ کے نقصان پر 230 رنز بنا سکی- مروں اتا پاتو نے 77 رنز بنائے اور مین آف دی میچ قرار پائے-

وسیم اکرم کی ایک روزہ میچوں میں 450 وکٹ پاکستان کے مایہ ناز آل راؤنڈر وسیم اکرم نے ایک روزہ میچوں میں 450 وکٹ مکمل کر لئے ہیں- چار سو وکٹ حاصل کرنے والے وہ دنیا کے واحد بالر ہیں سری لنکا کے خلاف میچ میں انہوں نے دو وکٹ لئے ان کی وکٹوں کی مجموعی تعداد 451 ہوگئی- ایک روزہ میچوں میں دوسرے نمبر پر بھی پاکستان کے کپتان وقار یونس ہیں جن کی وکٹوں کی تعداد 369 ہو چکی ہے- 450 وکٹ مکمل کرنے پر وسیم اکرم کو میچ میں خصوصی انعام دیا گیا-

اسرائیل میں فدائی حملہ سے 8 یہودی ہلاک یہودی "یوم السبت" کی تعطیل منانے کی تیاری کر رہے تھے کہ بیت المقدس کی ایک کمرشل مارکیٹ میں ایک خاتون نے بم دھماکہ سے پورے شہر کو ہلا دیا جس سے کم از کم 8 یہودی ہلاک اور 70 سے زائد زخمی ہو گئے ہیں-

موت کا پیغام اسرائیلی ترجمان نے کہا ہے کہ بیت المقدس میں ہونے والا بم دھماکہ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کیلئے جو ان دنوں امن مشن پر اسرائیل کے دورہ پر ہیں موت اور دہشت گردی کا پیغام ہے- اسرائیل کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ان کی حکومت فلسطینی دہشت گرد ڈھانچہ ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے- امید ہے اس میں جلد کامیابی حاصل ہوگی-

مذاکرات ناکام اسرائیلی وزیر اعظم شیرون اور امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کے درمیان ہونے والے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں- تاہم دونوں رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ اسرائیل دوستی ہمیشہ چلتی رہے گی فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کو مذاکرات کی طرف لائیں گے-

وینز ویلا میں حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا وینز ویلا میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے- وینز ویلا کے صدر شاویز کے خلاف مظاہروں میں 15 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے تھے- جس پر فوج نے مداخلت کی- صدر نے اپنا استعفیٰ 3 جرنیلوں کے حوالے کر دیا- اس طرح 47 سالہ صدر شاویز کا تین سالہ اقتدار ختم ہو گیا-

کولمبیا میں اسمبلی پر حملہ کولمبیا میں فوجی یونیفارم پہنے ہوئے مشتبہ باغیوں نے صوبائی اسمبلی پر دھاوا بول دیا اور 13 ارکان پارلیمنٹ کو اغوا کر لیا- آپریشن کے دوران ایک فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے-

افغانستان میں شدید زلزلہ شمالی افغانستان کے ان علاقوں میں جہاں گزشتہ ہفتوں میں شدید زلزلہ سے 800 افراد مارے گئے تھے انہی علاقوں میں پھر شدید زلزلہ آنے سے سینکڑوں افراد جاں بحق ہو گئے ہیں- زلزلہ کا مرکز کوہ ہندوکش تھا اور اس کی ریکٹر سکیل پر شدت 5.8 درجے تھی- پاکستان میں بھی لاہور، پشاور، جہلم، گجرات، کھاریاں پنڈی اسلام آباد اور نوشہرہ میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے-

جب چاہوں ملک واپس آ سکتی ہوں پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے ریفرنڈم کی مخالفت کرتے ہوئے اسے غیر آئینی قرار دیا ہے- اور کہا ہے کہ جب چاہوں پاکستان واپس آ سکتی ہوں-

صدر مملکت کی ریفرنڈم مہم صدر جنرل مشرف عوام رابطہ مہم کے سلسلہ میں 15-اپریل کو ایبٹ آباد، سیدو شریف اور سوات میں 23-اپریل کو پشاور اور 28-اپریل کو کراچی جلسہ سے خطاب کریں گے-

اے آر ڈی کا بینار پاکستان پر جلسے کا اعلان

اے آر ڈی نے 27-اپریل کو بینار پاکستان پر جلسہ عام کا اعلان کر دیا ہے اور کہا ہے کہ 27 اپریل کو عوام ثابت کر دیں گے کہ سرکاری دربار اور عوامی دربار میں کیا فرق ہوتا ہے-

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم فضل الرحمن درد صاحب کو بطور نمائندہ الفضل کراچی کے اضلاع کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بھجوایا ہے-
(1) توسیع اشاعت (2) وصولی الفضل و بقایاجات
(3) ترغیب برائے اشتہارات
احباب کرام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے- (مینیجر الفضل)

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات
جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات، سادہ نکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک وغیرہ رعائتی قیمتوں پر دستیاب ہیں- نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں-
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ- فون 213156

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج- فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی- گیزر- ائرکنڈیشنر
سپلیٹ- ٹیپ ریکارڈر- وی سی آر
بھی دستیاب ہیں-
1- لنک میکلوڈ روڈ ☎ 7231630 7231681 7223204 7353105
رابطہ- انعام اللہ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

GALAXY TRAVEL SERVICES
(PRIVATE) LTD.
Govt. Licence No. 207
CATERS FOR ALL YOUR TRAVEL NEEDS. HIGHLY TRAINED STAFF EQUIPPED WITH MOST MODERN COMPUTER RESERVATION SYSTEM READY TO SERVE YOU. DO CALL US
3, TRANSPORT HOUSE, EGERTON ROAD - LAHORE
TEL: (042) 6366588 - 6367099 - 6310449 FAX: (042) 6361599
IATA

SAIGAL SONS
CLEARING & FORWARDING AGENT
Z.N. TRADING
Z.N.TRADING (SINGAPORE) PTE LTD
SAIGAL SONS
4th Floor, Room#6,
Noman Tower,
Marston Road,
Karachi-Pakistan.
Tel: 7736559,7732860,
7731692
Fax: (92-21) 7720723
Z.N. TRADING
75 High Street No 05-02,
Wisma Sugnomal
Singapore, 179435
Tel: 338 3861,338 9679
Fax: 338 3862
E-mail: sidra@singnet.com.sg
Website: http://zntrade.hypermart.net/

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61